Dr Md. Monauwar Alam
Dept of Urdu
R. N. College, Pandaul
16/5/2020

URDU
DI (Sub)

Topic:- Hasrat Ki Ghazal

"حسرت موہانی کی غزل"

حسرت موہانی

حسرت موہانی کے متعلق پروفیسر رشید احمد صدیقی نے مولانا حسرت موہانی کی غزل گوئی کے بارے میں فرمایا ہے۔ "حسرت خالص غزل گو تھے۔ ان سے پہلے بھی بڑے جیّد غزل گو گزرے ہیں۔ معاصر غزل گو بھی اپنا مقام رکھتے ہیں۔ پھر بھی حسرت کی غزل گوئی ممتاز اور منفرد ہے۔ اس لئے کہ حسرت غزل کا سہارا غزل ہی سے لیتے ہیں کسی اور سے نہیں۔ غزل گوئی کوئی کرے معیار حسرت ہی ہوں گے۔"

حسرت حسن پرست تھے اور نو عمری سے عاشق مزاج واقع ہوئے تھے۔ شاعری پر بحث کرتے ہوئے انہوں نے لکھا ہے کہ شاعری میں کامیاب مصوری ضروری ہے اور مصوری اسی وقت کامیاب ہوسکتی ہے جب اس میں جذبات انسانی کی ہوبہو تصویر اتار دی گئی ہو۔ عشق انسانی جذبات میں سب سے قوی جذبہ ہے جنسی جذبات کی پیش کشی بھی شاعری کا لازمی حصہ ہے اور عیب قرار دینا ناانصافی ہے سیدھے سچے اور بے ریا عشق کا یہ جذبہ سیدھے سادے لفظوں میں اظہار چاہتا تھا اور شعروں کا روپ اختیار کرنے کے لئے حسرت دل میں بیتاب تھا۔ اس کی پیش کشی کے لئے شاعرانہ مومن کے پیرائے مناسب شیریں جانا اور اپنایا۔

غزل کی تشریح

"رنگ یہ لایا ہجوم ساغر و پیمانہ آج" ....

مذکورہ غزل حسرت موہانی کی ہے، جو کتاب "حسرت کی شاعری" سے ماخوذ ہے۔ اس غزل میں حسرت موہانی بہت ہی رنگین مزاج نظر آرہے ہیں۔ وہ غم و اندوہ اور حسرت و یاس سے بے خبر ساغر و پیمانہ کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ غزل کے پہلے مصرعہ میں شاعر کہتا ہے کہ آج مسرت و شادمانی کا دن ہے۔ لوگوں نے جو ساغر پیمانہ لیکر یہاں جلوہ گر ہیں۔ اس میں عجیب قسم کی رنگ ہے۔ اور آج تو تمام رند و مشروب مکمل سیراب ہو کر مستی کا جام چھلک رہے اور دنیا و مافیہا سے بے خبر مست و سرور ہیں۔ تو اے محبوب آج کا دن اس محفل سے جانے کی بالکل

ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ آج کے دن یہاں جو بھی عاشق نامراد محفل سجائے بیٹھے ہیں۔ اور وے سراپا آرزو لئے اپنے محبوب کے انتظار میں جلوہ افروز ہیں۔

ان عاشقوں پر نشہ کا خمار اس قدر طاری ہو گیا ہے کہ آج ان لوگوں نے اپنے دل کی ساری باتیں اگل دی ہیں۔ اپنے محبوب کے سامنے اور ساتھ ہی اپنے دوستوں سے دل کھول کر راز و نیاز کی ساری باتیں بتا دی ہیں۔ اور حال یہ ہو گیا ہے کہ رشک کے شوق میں جو ہمیشہ خیالات کی گہرائیوں میں وصال کی باتیں کیا کرتے تھے وہ تمام کے تمام مٹ گئے۔ اور اپنے محبوب سے ہم آغوش ہیں۔

اس طرح سے آج جو یہاں رند و پیمانہ کا دور دورہ ہے تو ایسی حالت میں جملہ عاشق نامراد اپنے خیالات کے آبگینے میں تنہا ہی نظر آتے ہیں۔ اور دل بے تاب ہوا جاتا ہے۔ اور آج کے دن اس محفل میں جتنے عاشقین ساغر و پیمانہ میں غوطہ زن ہیں وے تمام کے تمام رنگینیوں میں چور چور نظر آ رہے ہیں۔ اور وہ نرگس مستانہ بھی سراپا بے خودی کے عالم میں ہے۔

اور اس طرح مقطع کے اس شعر میں حسرت موہانی کہتے ہیں کہ اے حسرت اس ساغر و پیمانہ کے دور میں میں ایک تنہا انسان ہوں جو اپنے محبوب کے انتظار میں اپنی آنکھیں بچھائے بیٹھا ہوں۔ اور میرے تمام دوستوں کی نگاہیں مجھ پر تماشائیانہ پڑ رہی ہیں۔ اور حیران و پریشان ہوں کہ آج میرے دوستوں کو کیا ہو گیا ہے۔